فتبارک اللہ احسن الخالقین

جس میں ایام ایجاد و اختراع ان کے رسالہ بیس طرح

کتاب اول نہایت عجیب و غریب مسمیٰ بہ

خط عجیب

کہ نسخہ صحیح فارسی و نصف ترجمہ از ذوق و فائدہ حق

مدار فارسی گفتگو سے بچنا طرز حق مصنف

قیمت فی جلد ۲ ر محصول ڈاک ۱ ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و مناجات و نعت سرور کائنات

مالک دارین دو جگ کے خدا | تو ز شر و وری بدی سے تو جدا

وصف از بس ہے بڑی تیری ثنا | موت بہرت ہی نہیں تجھ کو

این سما و صبح یہ شام و پگاہ | شاہدت ہستند ہیں تیرے گواہ

انجم و گردون ستارے آسمان | از تو پیدا ہیں تجھی سے بیگمان

این کرا قدرت یہ طاقت کس کو ہو | این چنین ماز و ثنائے ایسی شد

بس خجل ہیں ہم بہت ہوں شرمسا

بس حلیمی تو بڑا ہے بردبار

سبکی بخشش تو کرتا ہی عطا

آہ ہم تو رب رب تیرا ہی نام ہی

پشت افتادہ تیرے آگے پڑا

شش کیا پارہ ہو آنکھ سے جگر

کس طرح پیش ہو تیرے سے ایک بات

وہ بخشا ہم شرمگاری دے مجھے

بندگان ہیں ہم بندے

بخش ما را ہم سبھوں کو بخشش ہے
اے بزرگی تجھ پہ لائے سب ہیں یہ

تو غنی من تو ہے میرا امیر
من گدائی تو ہیں ہوں من فقیر

ہست چشم من یہی ہے آرزو
کن قبولش کر اسے منظور ا

ہر کہ خواند این پڑھے جو یہ کتاب
کامیابش کن کر اوسکو کامیاب

رحمت تو حق تری رحمت خدا
بر نبی دائم نبی پہ ہو سدا

باعث عالم جہاں کے ہیں سبب
بہر او کل واسطے اونکے ہیں سب

سرور کونین سردار دو کون
کیست مثلش ہے برابر اونکے کون

دوست حق ہیں حبیب کبریا
بہتر از خلق اند ہیں خیر الوریٰ

مالک تو صاحب لولاک ہیں
طاہر از بس وہ بہت ہیں پاک ہیں

برگزیدہ اند ہیں وہ مصطفے
حق انو خویش آنسے راضی ہے خدا

ہیں ہمہ آلش سب اونکی آل پر
ہادیان ما ہمارے راہبر

ہیں صحابہ جملہ سب اصحاب پر
ہو سلام صبح ہر شام و سحر

رکن دین ہا ستند ہیں حق وہ دین کے محکم
صاحب جود وند ہیں اہل کرم

خطاب بخوانندہ کتاب

گر بخوانی حبذا ہے جو تو حبیب
این عجائب نظم ہیں تنظیم عجیب

کن دعا مارا ہمیں کرنا دعا
حق بخشاید کرے بخشش خدا

شعر تصنیف بچپل تصنیف کا
نیست زین اند ہمیں اس سے سوا

بر شعرہاے رب نظر پر ائے آکے
از کرم تم کبھی کرم سے اک نگاہ

گر کرم سازی ببخشش تو کرے | عزتم ماند مری عزت رہے

آغاز کتاب در پرہیز از عتاب

دور باش از خشم رہ غصہ سے دور | عقل گر داری جو رکھتا ہے شعور

این غضب نارست یعنی غصہ آگ | آخ ازین بگریز بھائی اس سے بھاگ

دل بسوزاند جلاتا ہے یہ قلب | عقل سازد دور کر دے عقل سلب

قہرت آید گر جو خشم آئے تجھے | گفتگو کن ترک باتیں چھوڑ دے

گفتگوے خشم غصہ کا کلام | زشت یعنی قبیح ہست ہے برا الکلام

یا بروز انجا چلا جا واں سے یا | خامش کم گرد غضب گھٹ جائیگا

نصائح چند نہایت سود مند

سن صبوری یار کر صبر حبیب
بخت افزاید ترے تیرا نصیب

صبر چون چنبر ست ہی صبر ایلوا
تلخ بسیار ست ہی کڑوا بڑا

ایک ثمرہ نیک ہے اچھا ہی پھل
لمحہ بگذار مت چھوڑ ایک پل

بیسر یابی تو فراغت پایگا
گفت پیغمبر نبی نے کہیا

بشنو یا دل پند و کسے وعظ سن
منتش بشناس اسکا مان گن

وار راضی چہل را خوش سبکو رکھ
ذوق دنیا چش مزہ دنیا کا چکھ

چیست دنیا گو ہی دنیا کیا بتا
کشت محشر کھیت ہی اک حشر کا

ہر چہ کشتی تو نے جو کچھ بو دیا
تو ہمان یابی وہی تو پایگا

ظالم بگذار یہ چھوڑ و تم جفا
حق شود ناراض ہے ہوگا خفا

از ستم بستان شہ کے تو ظلم سے

خسرو بیداد و ظالم بادشاہ

آہ مظلومان ستم دیدوں کی آہ

غم اگر داوی جو تو نے غم دیا

از زبون پرہیز کا منصب ہے

رنج بس است از صدق تیغ و فتح شاہ

دورباش از کبر با لکہ دے جو

کار بد زشت است بد ہے کام بد

می شورش اصلاح پی ہرگز نشد لب

از نخوت مکر جہ عجب و کبر و زور — باش تنہا و رہنا الگ سے دور

از حمق پرہیز نادانی سے بچ — پیروی حق بکن کر سچ کی پچ

سر مکو اصلا نہ ہرگز بھید کہہ — باش خوش بین آگہ خبردار اس سے رہ

ہر کہ تو آید جو پاس بیٹھے کوئی — کن مدارا بس تواضع کر بڑی

ہست درویشی ہمین ہے جو ہی فقر — قدرت افزاید بڑھائے تیرا قدر

از سخی رب خوش سخی سے خوش ہے — کارساز د جملہ کرے کام سب

بخل بگذار کنجوسی کو چھوڑ — مگسل از خویشان تو اپنوں سے نہ توڑ

وانکہ از ممسک سدا کنجوس سے — رنج و ناراض حق ناخوش ہے

ترس از معبود ڈر اللہ سے — از غنی و شہ امیر اور شاہ سے

خوف گر داری جو رکھتا ہی تو ڈر	ور ہمہ آگاہی وہ رب سب خبر
معصیت بگذار نافرمانی چھوڑ	دل بگردان پھیر تو دل کو اس سے موڑ
ورنہ باشی زار ورنہ ہو تو خوار	گم شود قدرت گھٹے تیرا وقار

تقریر دلپذیر

شکر رب کن شکر کر اللہ کا	قدر شہ دان جان تو شہنشاہ کا
زر سفر آید زمین پر پھیکا ہے مال	منفعت یابی تو پاویگا منال
از خدا ترسید اللہ سے ڈرو	ذکر او بکنید یاد اوسکی کرو
از علیم آموز سیکھ آگاہ سے	دور باش از ضال بچ گمراہ سے
خواندن آموزید پڑھنا سیکھئے	عیشہا بکنید خوشیان کیجیے

آب بستانید پانی لیجیے — روی را شوئید منھ کو دھوئیے

خور برادر طعام بجای کھانا کھا — رو بدبستان زود مکتب جلد جا

لوح را بردار تختی کو اوٹھا — مشق خود بنمای مشق اپنی دکھا

لہو بگذارید چھوڑو کھیل کو — با محن خوانید محنت سے پڑھو

این کمان مہرہ بندوقچہ غلیل — زین مبارک شغل تو اس سے اب کھیل

کاغذ بادی ہے تو پتنگ — ہمرہت بردم چلو تیرے سنگ

نامہ نگارید خط لکھ دیجیے — فلسہا گیرید پیسے لیجیے

آر خامہ آمد لا خامہ دوات — یک سخن بنویس لکھ دو ایک بات

مردم بے علم جاہل آدمی — از ہمہ ادنی بہت سب سے چھوٹی

خوان زعالم جانتی وا ایسی بیٹھ
از حریف افزلے ہم پیشہ سے بڑھ

ہر کہ دارد شرم جو رکھے حیا
نیک لا ریب ہے بیشک بھلا

شرم از ایمان ہے ایمان ہے حیا
در حدیث آمد خبر ہیں آگیا

بیحیا انسان بیشرم آدمی
بیشرم و بیشت اکثر ہی ہی

مردم ذی جود شخص با سخا
دوست حق ہے حبیب اللہ کا

جود لطف انعام بخشش ہے کرم
دربار ہینا خوش خلق ہے انس سے شاد

ذی مروت آدم انسان خلیق
در جہان اہل سنت ہے بہن لئیق

انچہ آید بر تو گذری تجھ پہ جو
شو اوران مسرور ہی سے شاد ہو

ہر کہ نا خوش گشت جو ناخوش ہوا
دور شد از حق ہوا حق سے جدا

ہیچ شے نا پید نہ آوے کوئی شے | غیر حکم حق بدون حکم ہے

شاد گر گشتی اگر تو خوش ہوا | تو شدی عارف تو عارف ہو گیا

گفتگوئے نادر با مسافر

از کجائی گو کہاں کا ہے بتا | دہ نشان یار ہمیں تو دی بتا

گوی اسم خود بتاوے اپنا نام | مطلب تو چیست تیرا کیا ہے کام

چیست حال تو ترا کیا حال ہے | رو چرا اصفر است شخص کیوں لال ہے

مو پریشاں اند بکھرے بال ہیں | زرد رخسار اند پیلے گال ہیں

راز با ما گو ہمسے بھید کہہ | ماں بزد ما ہمارے پاس رہ

چیست مرض اے دردمند تیرا کہ مرگ | حال من بالمت تیرا ہے تیرا [illegible]

لطف کن میں ثنا خوانش ہے تیرا | زیر سر آ کے بس ہر دو چل پیر کے گھر
نہ یافت ہم ہوں تجھ سا مینہ بالن | خاودست ہان رہ پنا خانہ شکار جہان
ضعیف ہوں میں ہستی در آسمان تو | بہر یاری ہمارے ہی بیان ہی تو
دور کن غم دور کر دے تجھی ملال | این تصور یہ برا ہے یہ خیال
نیا فت خوب تیری ذات ہے | خوش کلامت اچھی تیری بات ہے
گیر اثاث البیت سامان گھر کا | ہست پھر یک کل تجھے سب لئی
ہر چہ خواہی کہی جو چاہی تو کہہ | باش در دار ہم تو جیسے گھر ہیں رہ
شیر یک کس میں ور رکھو غیر بن | شو دوشن بکچان ہو الجان جی ہیں
کسوت من اپنی ہی پیراہن | شا گشتہ پوش خوش ہو کر پہن

از شیرینی مٹھائی تو لب	گیر ازین پانی تو لے یہ اور پیا
تو نخوری ہمارے پاس کہا	باز رو بیٹھی ہے آن سے کچھ تو جا

استفسار از یار

تو کجا بودی بتا وے تھا کہاں	بدگمان گشتم ہوا میں بدگمان
از دل افتادی تو دل سے گر گیا	مکر می سازی تو کرتا ہے ریا
مضطرب چی تو ہے کیوں بیقرار	گو بمن اے دوست کہہ دے مجھے یار
رفت حسنت چل دیا تیرا جمال	این چہ آفت ہے یہ کیا وبال
تازہ بر رو کن تو چھینٹا منہ پہ ڈال	رو کنون گرمابہ اب حمام چل
خوش شد دلکش غسل خوش ہو کر نہا	خور فواکہ چند تھوڑے میوے کھا

نشنوی چیزی پن کچھ نہین سنتا ہی تو — خس چہ چینی تنکے کیا چنتا ہی تو

حال تو زشت تیرا بد ہی حال — ہست بر روغم ہی چہرہ پر ملال

جامہا شد پارہ کپڑے پھٹ گئے — زہ ہا گم گشت رسے کھٹ گئے

تو شدی لاغر تو دبلا ہو گیا — گو چہ شد این کہہ یہ کیا ہو گیا

شیر بودی سابق آگے تھا تو شیر — بودی چول این ہست تھلو کیر

گرد پیشت پہلوان آگے ترے — بود کم از کاہ تھا کم گھاس سے

میل بر دارید مگدر تم اٹھاؤ — دست جنبانید ہاتھون کو ہلاؤ

کن بہ اصنت خوب کسرت کھینچ کر — پل شوی غالب تبھی ہوگا بل پیر

اولین انشتیہ خور کہا پہلے — بانگ یا این ہم پھر لے تو پہ تیر

قوس میں آیا ور کمان میری لیا | تیر ہا انداز تیرون کو لگا
پہر ہوت بندشان نشانے پر لگا | جہد کن اندک تو کوشش کر ذرا
ناشتا اکنون خور آب کہانا شتا | ناشپاتی آر کہ شر میں لیا
میوہ ہم گلزار میں جاتا ہوں بلغ | ار بغم آرد ہم میں جو ن غم سیو فراغ
روبیتا ہم تو میری باغ جا | ثمرہ و گل آر پہل و پہول لا
سیب عنب جامن بہی انگور انار | آر و لدارم لیا ا میرے یار
خور خوردی تو نے ارہا و کہا لیے | بود و ہر تو وہ تجہے تیرے لیے
چشم مزہ اچہی ہمی کہٹی شئے | خوش مزہ باشد مزے کی ہوتی ہے
مجلس صاف شو مستعد ہیں سنبہل | گیر عطر و مال کے عطر اور مل

سیر گلشن کن چمن کی دیکھ سیر	نیست کس بیگانہ نہیں کوئی غیر
شنید شنیدہ سنیو تم قریب	یار من نشنید ہو میرے حبیب
این تفنگ بیروار یہ بندوق تھا	فن مرا اپنا ہنر مجکو دکھا
ساچہ خوب است چیز اخوب ہے	گیر ور کارست لے مطلوب ہے
صید بہرم آرلا مجکو شکار	مضطرب قلب ہے ہی دل بیقرار
بہرت آرم نبق لادون تجکو بیر	ملک شد ور ظلم ست ہی کہاں نہیں

بیان عالم دوری و تحریر خط محبوبی

ای شفیق ما ہمارے مہربان	تو بیا اینجا چلا آتو یہان
مدتے شد ایک مدت ہو گئی	ہیچ کس نامد نہیں آیا کوئی

از سرایت یار تیرے گھر سے یار	زین پریشانم ہوں اس سے بیقرار
این نوشتم خط یہ خط میں نے لکھا	چون شدی تلخ خوش نہ آوے کیوں خفا
خط مرا بنویس خط لکھ مجکو تو	نیک عادت باش تو ہو جا نیک خو
تو مرا روحی تو میری جان ہے	دل فدایت تجھ پہ دل قربان ہے
زندگانی بے تو جینا بن ترے	زشت دانم گست نا بد ہے موت سے
از الم مردم میں غم سے مر گیا	کرد غم تاثیر اثر غم کر گیا
تو بیا پیشم تو میرے آگے آ	تا بکے این شرم کب تک یہ حیا
خاطرم مشکن نہ توڑ سے دل کو شیشہ	از وفا مگذر نہ وفاداری تجھ چھوڑ
[illegible]	زر فشان اندر میں مرہم کھلی

قلب بیتا بست ہے پھپھڑ دل	کن ملاقات آمدہ اگر تو مل
دور کن دوری جدائی دور کر	شاد گردانم تجھے مسرور کر

در آمدن دلدار و حصول قرار

از قدومت تیرے آنیسے یار	شد مرا راحت ہوا مجھکو قرار
قلب خوش شد ہو گیا دل شادمان	در تن آمد روح آئی تنمیں جان
گوچہ خواہی خورد کہہ کیا کھائیگا	حالا خواہم پخت ابھی پکائیگا
خواہی خورد آنچ تو اچھی چکھیگا	ذائقہ یابی مزہ تو پاویگا
اندکے بچشید چکھو تو ذرا	چیست این چشید دیکھو کیسا
بس لذیذ این ہے بہت خوش مزا	شاد خواہی شد تو خوش ہوجائیگا

باش یکید و سال آکد و سال رہ	نیست خود گو آر آرد وہ اپنا کہہ
گم روی خانہ جو تو گھر جائیگا	قلب خواہد مرد وہ دل مرجائیگا

جواب مختصر و طلب سامان سفر

دہلی خواہم رفت دلی جاؤنگا	خواہم آورد اسپ گھوڑا لاؤنگا
وہ برادر فیل بھائی ہاتھی ہے	ہر چہ خواہی گیر جو چاہے تو لے
دہ کجک چل ہم تو آنکس جن لگی	گوش کن حق موں کہد سنے وا ہی
چار پایو آر ٹٹو چار لا	آرد وہ شمشیر و جس تلوار لا
دہ سپر یکیدو تو دے ڈھال لا	ہر سلے یکتا ہر اک بیش ہو
خیمہ کو چاک و سہ و تنبو یال	فرش لائق ہو بچھونا حسب حال

گفتار با شہریار

ظل حق شہ سایۂ حق کا بادشاہ | جانشیں ہے ہی معدن سو کا نشاں
رحم باید مہربانی چاہیے | گر کنی شاہی جو شاہی تو کرے
ہی کنی انصاف گر تاہی تجھے عدل کا | لطف حق بر تو ہی تجھ پر فضل کا
شاہ عادل بادشاہ دادگر | کامیاب از دہر جگ سی بہرور
ہر کہ عادل گشت جو منصف ہوا | مرد کی آنکھ سی وہ انسان کب ہوا
دائما در دہر دنیا میں سدا | ماند نامش باقی نام اوسکا رہا
ذکر کسری و قصۂ نوشیروان | ہست بس ظاہر بہت ہی ہی عیاں
جملہ تحریر تو سب تیری سخن | ہست بیشک خوب بیشک ہی بحسن

فوج را زر دہ سپہ کو دیتو زر	تا سرش بد ہر دہ دے تا اپنا سر
لشکرت افزون بہت ہی تیری فوج	فوق در تحت ترے قبضہ مین اوج
رتبہ ات فائق ترا رتبہ بلند	عاقلی بس تو بڑا ہے عقلمند
ہر کہ جنگد با تو جو تجھ سے لڑے	در بلا افتد مصیبت مین پڑے
بیشک اکلیل تو بیشک تیرا تاج	باج ملکے اک ولایت کا خراج

سخنہائے کاشتکار با زمیندار

کشت ضائع شد ہوا برباد کھیت	ریگ از سیل آمد آئی رو سے ریت
دیگرم بدہید مجھکو اور دو	حاصلش گیرید محصول اسکا لو
ہست نقد و غلہ ہی روکڑ و ناج	میدہم امروز دیتا ہوں مین آج

باز مشکل ہست پھر دشوار ہے | گرچہ وعدہ ہست گو اقرار ہے

ہرچہ واجب ہو جو کچھ فرض تھا | باتو گفتم مین نے تجھسے کہدیا

برگزیدن بر تو تجھپر بانٹنا | واجبش وان لازم اسکو جاننا

کاشتہ کارست کام ہین جن کسان | شو ہمن مشفق ہو تجھپر مہربان

آمدم امروز آیا ہون مین آج | غلہ خواہم بر دلیجاؤنگا اناج

جو مرا باید ہے مجھکو شتیم | حاکمم بشنید سو میرے آہم

حنطہ رومی خجب اچھی مسکا | ارزن و گاورس چینا باجرا

گندم و شاخول گیہون اور اجر | ماش ہندی کرسنہ مونگھ اور مٹر

جملہ ہو جو اندہا ہین ہو جو سب | چیزی چنہ ہی کنون کچھ و جا

گفتگو در باب نوکر از دیگر

بے اجازت رفت بن پوچھے گیا	بیش خطا هست این بڑی ہے یہ خطا
بود او خادم وہ خدمتگار تھا	زین طرح چون رفت وہ یون کیون گیا
ہر چہ ارشاد شد وہ کیون ٹل گیا	جامها بنهاد کپڑے دھر گیا
فعل او بد اس کے کوتک ہیں برے	وارسش چون رکھوں میں کیونکر اسے
او بسیار بد خو وہ بدخو ہے بڑا	مرد همه ناخوش ہیں اس سے سب خفا

کلام آقا و خدمتگار در ہر کار

چاپکن طیار چا طیار کر	شیر و شکر آر لا دودھ اور شکر
نانخورش نان آر سالن روٹی لا	رو بمطبخ تو باورچیخانہ جا

اب یہ سن بکشا یہ سی پھول تو

آب تازہ و آرڈا یک پانی لا

پاندان آرید لا کہ پاندان

قو قلم دو قیے مجھے تو چھالا

نوٹ بار ادہ ہمین بادام قیے

مغز جوز بندی دو کو کھوپڑا

وہ ہرا خرما چھہارے شکر دو کے

قند تو کے آب نبات آ مرلا

تا نیس اکثر بیستی پال کے

پھر و یوسن تے امیر اڈول تو

روز بس نو دی بہت جلد چاے

پان خواہم خود ہیں کھاونگا پان

کات آک آر کتھا چونا لا

پاہمہ نقدم مجھے بادام قیے

فستق دانہ کی آر تھوڑے پستے لا

گردگان تو گیر تو اخروٹ لے

رو بہ کاشت دکان اپنی مین جا

[illegible]

روکڑ ترا پکا جو موتی لالا — پاس سب بڑا اٹھا اک ٹوکرا

یا دونگ اچھا ست گھیر بسیا — دو خیار آور لیا دو ککڑیاں

ر دستبو یک اک سنبل لا — ایں خیار شتی خو ر بیچو کیا

دو تو ونالیز تو با جمیں دیا — آدھ بیچے کوئی خربوزہ لیا

جب سبخ اسلا تربو لال — شاد خوا آہم کرو کرو دنگا نہال

شکر بچو ریچا گنا کھایا سے — تا بسن آنچہ جھٹاک آسے

سلوق بارا دہ چھند رہے کو — شاشن اس باگ بر شلجم سمیٹے

اسپا نجم پیا کن بیٹھ چھپ — گر خرید آقا جو کھانا کھیان

راست باوڈنگان چھم بکھن بچی — جا لالی آرم اچھی لاتا ہو سکھن

شب بہتر ہست سو یا خوب ہے | پس پسندیدہ بہت مرغوب ہے

فجر فجر اکنون آخر فداب لیا | پر تو ور قیمہ تو قیمے ہیں پکا

سر مکث قفاز وک تھوالو بیا | اندک اندک آر تھوڑا تھوڑا لا

قمر عدد جرجیر کدو او بلا | زود رفتار جلدی جا کے لا

حلبہ ہم گرسنہ تھی بھی چلا | شب فیئے ایندریں ہے بھی اس

ہم اسپاناخ پالک سے لیے | پارچہ بدبیدہ کپڑا رو سے

لحم قلقاس ر روی گوشت لا | زود تر بر تو بہت جلدی پکا

ماکیان بپز دیگ تم مرغی پکاؤ | جوزہ آبدہ اک ٹھا لیاؤ

بضیہا ہم آرانڈے بھی لیا | ساز خاگینہ تو خاگینہ بنا

دہ چیشتا آچار اچار اور چٹنی | قیمت از من مگیر قیمت مجھ سے لے
زود جغرات بیار لا جلد دہی | ورنہ دوغ آر اور نہیں لا تو مہی
چغ مرا بدہید دو مجکو ری | ماست خواہم دہی میں مجھے لا کا دو
آر بخر شہ بلائی اچھی لا | حالا رو در سوق ابھی بازار جا
میروم اکنون ابھی جاتے ہیں ہم | چیزی ہمی آریم کچھ لاتے ہیں ہم
خواہم آمد زود جلدی آؤنگا | بار خواہم خورد پھر میں کھاؤنگا
ہمرہ من بیا تو میرے ساتھ چل | فردا خواہم رفت میں جاؤنگا کل
گر تو دینداری جو ہی تو دین دار | کن وفا عہدہ تو پورا کر قرار
شد بمن مشکل مرا کام مشکل | صعب شد دشوار ہوا مشکل

اشتر من آر میرا اونٹ لا	رو بسوے صحرا طرف جنگل کے جا
ماد یان ده تو اپنی گھوڑی	گیر این کره بچھیرا یہ تو لے
در مکان خود برو گھر اپنے جا	کار خود بنجا ہی کام اپنا دکھا
غافلی بس تو بہت ہی بیخبر	نیست خوف نہیں اندیشہ کا ڈر
میشود نقصان ہوتا ہے زیان	قول یا بگفتن ہمارا کہنا مان
کار کن یا دل تو دل سے کام کر	تا زیان نشود نہ ہووے تا ضرر
کاہلی بگذار سستی چھوڑ تو	تا نہ بینیم رہ تو پھیرے ورد رو
کار تو بینم میں دیکھوں تیرا کام	تا نویسم اسم تا لکھوں میں نام
خوار گردیدی تو بے عزت ہوا	زشت ہست ننگ ہے یہ برا

قید کروی قید تو ہو جائیگا | پس شوی نادم تو پچھتائیگا

این کچہ نمای یہ چھلا دکھا | بینمش اندکے اسے دیکھوں ذرا

خواہی میدان رہ دیکھیگا طلا | بس سرہ ہست این بہت کھرا

سیم خالص آن رلا چاندی کھرے | گیر این خاتم لے یہ انگشتری

ارزنگان لاوے پانچ کی گھڑی | خواہش بس چاہتا وسکی بڑی

دار باز می آمد آیا ایک شٹ | زود برنی شد چڑھا پروہ جھٹ

ہست صورت بانپہی بھر پیا | مبلغی بدہید دو اک روپیا

در شکستن عہد بہ شر و گذاشتن بد بشر

عہد بشکن تا جیسے وعدہ کو توڑ | انس بہ گذار بد انسان کو چھوڑ

گرچه باشد حسب اگرچه حسیب	نزد او منشین نہ بیٹھ اوسکے قریب
خلط با زشتان نہ بد و ساتھ میل	در شکر و ہست ہی شکر مین تیل
نیک دار و عار صالح رکھو ننگ	کی بید باند رہی کب بد کے سنگ
با بدان باند بد و ہمین جو رہے	بد شود بیشبہ بیشک بد بنے

تمت

اشتہار

یہ کتاب بموجب قانون بست و پنجم سنہ ١٨٦٧ع کے داخل رجسٹر سرکار ہوئی کوئی صاحب آپ سے اجازت راقم نہ چھاپین نہ چھپوائین جسقدر نسخہ درکار ہون راقم سے منگائین جو صاحب خریدنا چاہین ۲ر مقام جلیسر محلہ پیرزادگان ضلع ایٹہ مین بنام راقم بھجوائین فوراً کتاب بھیجی جاینگی ہین خواہ جلیسر مین ہون یا نہون ۲ر قیمت کتاب اور ۰ر محصول کا ہی اور ۱۲ محصول مین آٹھ دس کتابین جا سکتی ہین اور درخواست کے آنے پر بذریعہ ویلو پی ایبل بھی بھیجی جاینگی یعنی قیمت مع محصول وغیرہ خط رسان کو دیجاویگی پاس پہونچ جاینگی اور کتاب بے مہر دستخطی کا مجہول جانیے راقم عزیز الدین احمد عفی عنہ ساکن جلیسر